سوال

(370) کرائے پر دیے ہوئے گھر کی زکوٰۃ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته

کرائے پر دیے ہوئے گھر کی زکوٰۃ کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

وہ گھر جو کرائے پر دینے کے لیے ہو، اس کی قیمت میں زکوٰۃ نہیں بلکہ زکوٰۃ اس سے حاصل ہونے والے کرائے میں ہے بشرطیکہ کرائے کے معاہدے پر ایک سال کا عرصہ گزر جائے اور اگر معاہدے پر ایک سال کا عرصہ نہ گزرے تو اس صورت میں بھی اس مال میں زکوٰۃ نہیں ہے، مثلاً: ایک شخص نے دس ہزار کے کرائے پر کسی کو اپنا گھر دیا اور اس سے پانچ ہزار معاہدے کے وقت وصول کر لیے اور انہیں خرچ کر لیا اور پھر نصف سال گزرنے کے بعد باقی پانچ ہزار بھی وصول کر لیے اور سال مکمل ہونے سے پہلے انہیں خرچ کر لیا تو اس صورت میں اس پر زکوٰۃ نہیں ہوگی کیونکہ اس مال پر سال پورا نہیں ہوا۔ اگر اس نے گھر تجارت کے لیے رکھا ہوا ور وہ اس سے نفع حاصل کرنے کا منتظر ہو اور وہ یہ کہے کہ جب تک یہ گھر فروخت نہیں ہوتا، میں اسے کرائے پر دے دیتا ہوں تو اس صورت میں گھر کی قیمت پر زکوٰۃ واجب ہوگی، نیز کرائے پر بھی بشرطیکہ ایک سال کی مدت گزر جائے جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا گیا ہے۔ گھر کی قیمت پر زکوٰۃ اس لیے واجب ہوگی کہ اس گھر کو اس نے تجارت کے لیے رکھا ہے اس نے اسے اپنے پاس رکھنے اور اس کا کرایہ حاصل کرنے کے لیے نہیں رکھا ہے اور ہر وہ چیز جس سے مقصود تجارت اور کمائی ہو، اس میں زکوٰۃ ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

«إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى» (صحیح البخاري، بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلم، الامارة، باب قولہ: صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالنیة، ح: ۱۹۰۷)

''تمام اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کے لیے صرف وہی ہے جو اس نے نیت کی۔''

جس شخص کے پاس اموال ہوں اور وہ ان کے ذریعہ کمائی کرنا چاہتا ہو تو اس کی نیت ان کی قیمت کی ہے، ان کی ذات کی نہیں ظاہر ہے ان کی قیمت دراہم اور نقدی ہے، دراہم اور نقدی میں زکوٰۃ واجب ہے، لہٰذا جس شخص کا مقصد تجارت اور کرایہ وصول کرنا ہو تو اس صورت میں گھر کی قیمت اور اس سے وصول ہونے والے کرائے دونوں میں زکوٰۃ واجب ہوگی بشرطیکہ معاہدے پر ایک سال کا عرصہ گزر جائے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

عقائد کے مسائل : صفحہ354

محدث فتویٰ